20421 ـ کیا کفار سے کوئی چیز کرایہ پر حاصل کی جا سکتی ہے ؟

سوال

کیا مسلمان کے لیے کسی کافر سے جائداد کرایہ پر حاصل کرنا جائز ہے؟
یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں غیر مسلموں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے، افسوس ہے کہ وہ لوگ اپنی جائداد کے اندر اور باہر یا اپنی ملکیتی اشیاء پر صلیب لٹکاتے اور مجسمے ظاہر کرتے ہیں... الخ
ہم نے ہم نے شادی کی تقریب منعقد کرنے کے لیے ایك جگہ کرایہ پر حاصل کی جو کمرے ہم نے کرائے پر حاصل کیے اور جنہیں ہم استعمال کرینگے ان میں حرام تصاویر نہیں ہیں، لیکن جگہ کے مالك کے پاس عمارت کے اندر کچھ اشیاء ہیں، ان اشیاء کی موجودگی مجھے تو اچھی نہیں لگتی، لیکن باوجود اس کے کہ اس علاقے میں مسلمانوں کی کثرت ہے مگر ابھی تك کسی نے بھی اس طرح (شادی کی تقریبات کے لیے میرج ہال وغیرہ) کی اشیاء میں سرمایہ کاری نہیں کی، اور جب ہم کوئی فلیٹ کرایہ پر حاصل کریں تو پھر بھی ہمیں اسی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے (عام سکولوں اور ہاسپٹلوں میں بھی ہم یہ تصاویر دیکھتے ہیں... الخ)
مالك مکان اپنی رہائش والی جگہ پر جو چاہے لٹکا سکتا ہے اور جس چیز کا چاہے اظہار کرسکتا ہے اسے مکمل آزادی حاصل ہے، اور کرایہ دار کو بھی کرایہ پر حاصل کردہ جگہ میں حلال اشیاء رکھنے کی کھلی اجازت ہے، میں شادی کی اس تقریب کو لوگوں کے لیے ایك نمونہ بنانا چاہتا ہوں، کیونکہ لوگوں نے تقریبات میں مردوں اور عورتوں کو علیحدہ رکھنا چھوڑ دیا ہے، لھذا میں ایك بری مثال نہیں بننا چاہتا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کے لیے کسی غیر مسلم اور کافر سے جائداد کرایہ پر حاصل کرنا جائز ہے، اور اسی طرح ہر قسم کے مباح معاملات کرنے بھی جائز ہیں، مثلا خرید و فروخت، اور رھن (گروی) وغیرہ.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہودیوں وغیرہ کے ساتھ لین دین کرتے تھے.

اور پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ان کی درع ایك یہودی کے پاس ایك صاع جو کے بدلے رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی.

صحیح بخاری حدیث نمبر (2759).

جب کرایہ پر حاصل کردہ ہال حرام تصاویر سے خالی ہو تو آپ کو کوئی نقصان نہیں کہ مالك اپنی رہائش کے لیے خاص جگہ میں کوئی حرام چیز یا پھر کوئی اور برائی کی چیز رکھتا پھرے.

مسلمانوں کا چاہیے کہ وہ اپنے لیے کوئی خاص جگہ حاصل کر کے اس کی ملکیت حاصل کریں، جہاں وہ اس طرح کی تقریبات کر سکیں، جس میں وہ عورتوں کے لیے علیحدہ انتظام کریں، اور مردوں کے لیے علیحدہ، اور یہ جگہ مسجد سے دور نہیں ہونی چاہیے تا کہ وہاں تقریب کی صورت میں نماز باجماعت ادا کر سکیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جو لوگ امریکہ اور برطانیہ وغیرہ جیسے کفریہ ممالك میں رہائش پذیر ہیں، اور کفار کے ساتھ لین دین اور دوسرے معاملات کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا جواب تھا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ان کی درع ایك یہودی کے پاس رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی، حرام تو یہ ہے کہ ان سے دوستی اور محبت کی جائے، لیکن خریدو فروخت میں کوئی چیز نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك بت پرست شخص سے بکریاں خریدیں اور انہیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیا، حرام تو ان کے ساتھ دوستی لگانا اور ان سے محبت کرنا اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا ہے، لیکن یہ کہ مسلمان شخص ان سے خریداری کرے یا پھر انہیں کوئی چیز فروخت کرے، یا ان کے پاس کوئی ضرورت رکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کا کھانا کھایا، اور پھر ان کا کھانا ہمارے لیے حلال ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے المائدة (5).

دیکھیں: مجموع فتاوی و مقالات متنوعة (19 / 60).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ نے اللہ تعالی کی اطاعت کرنے اور نافرمانی سے دور رہنے کا ارادہ کیا ہے اس میں آپ کی مدد و تعاون فرمائے.

واللہ اعلم .